تصوّف و سلوک

از: محمد عبدالرشید خلف خواجہ محمد نور بخش

ملفوظات

حضرت مرشدنا خواجہ مولانا بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

۱۔ ذکر الٰہی سے مقصود غفلت کا دور کرنا ہے۔ ذکر میں غفلت دور ہو جانے کے بعد اگر خاموش رہے (اور دل کو متوجہ الی اللہ رکھے) تب بھی ذکر کرنے والا ہے۔

۲۔ ہر حال میں دل کی نگرانی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کھانے پینے۔ بولنے سننے۔ چلنے پھرنے۔ تلاوت قرآن مجید کرنے۔ لکھنے پڑھنے اور وعظ کرنے وغیرہ کے وقت اللہ تعالیٰ سے ایک پلک کے جھپکنے جتنا بھی غافل نہ رہنا چاہیے۔ تاکہ مقصود و رضائے الٰہی حاصل ہو جائے ؎

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگاہ کند آگاہ نباشی

یعنی ایک پلک جھپکنے جتنا بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہیے ہو سکتا ہے کہ کسی وقت بھی وہ تیری طرف نظرِ کرم کرے اور تو غافل رہنے کی وجہ سے محروم ہو جائے۔

۳۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

اُمت سے آپ کی مراد امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی پیروی اور متابعت کرتے ہیں اور وہ لوگ مراد نہیں جو پیروی نہیں کرتے (صرف ایمان ہی لے آتے ہیں۔

۴۔ ہمارا طریقہ نادر اور عروۃ الوثقٰی ہے۔ اس میں سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدرجہ کمال اقتدا کرنا اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنا ہے اس راستہ میں ہم کو محض فضل ایزدی سے لایا گیا ہے۔ آخر تک ہم اس کے فضل کا مشاہدہ

کرتے ہیں اور نہ اپنے عمل کا۔ ہمارے اس طریقہ میں تھوڑے عمل سے بہت سی فتوحات ہیں۔ مگر اتباع کی رعایت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ہمارے طریقہ سے جو شخص روگردانی کرے گا اس کے لئے دین کی خرابی کا اندیشہ ہے۔

۵۔ توکل کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو توکل کرنے والوں میں شمار نہ کرے اور اپنے توکل کو اسباب کے استعمال میں پوشیدہ کر دے۔

۶۔ شمع کی مانند بنو۔ مگر شمع کی طرح نہ رہو۔ یعنی شمع دوسروں کو روشنی دیتی ہے اور خود تاریک رہتی ہے تم ایسے مت بنو خود بھی فائدہ حاصل کرو اور دوسروں کو بھی پہنچاؤ۔

۷۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے صورتوں کا مسخ ہونا (بگڑنا) تو اس امت سے اٹھا لیا گیا ہے۔ مگر "مسخِ باطن" (دل کی خرابی) باقی رہ گئی ہے۔

اندریں امت نباشد مسخِ تن لیک مسخ دل بود اے ذوالفطن

(اس امت میں بدن کا مسخ ہونا نہیں ہے۔ مگر اے عقلمند سن لے کہ دل کا بگڑ جانا باقی ہے۔ لہٰذا بداعمال کی پاداش سے ڈرتے رہنا چاہیے)

۸۔ نیت کا صحیح ہونا ہر کام میں نہایت ضروری ہے۔ نیت بخشش الٰہی ہے۔ اس میں کسب کا کچھ تعلق نہیں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بڑی خلوص نیت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ مگر اس حقیقت کے باوجود آپ فرماتے تھے کہ لَمْ یَحْضُرْ فِی نِیَّتِیْ مجھ کو ابھی خلوص نیت کا مرتبہ حاصل نہیں ہوا ہے۔

۹۔ آپ نے امت کے طالبوں کو فرمایا کہ کیا میری یہ کرامت کچھ کم ہے کہ باوجود اتنے زیادہ گناہوں کے میں زمین پر چل پھر رہا ہوں۔

۱۰۔ کھانا خوب اچھی طرح کھانا چاہیئے اور (دینی) کام بھی خوب اچھی طرح کرنا چاہیئے۔

(از انوار العارفین صوفی سید محمد عابد میاں)

۱۱۔ سلوک کی راہ پر چلنے والے کو ہمیشہ "روش و کوشش" کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔

"روش" سے مراد یہ ہے کہ اہل اللہ کے ادب کا خیال رکھا جائے۔

"اور کوشش" یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کام جو اس سے معلوم ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے اور جو بات دوسروں کو کہی جائے اول اس پر خود عمل کیا جائے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں — اور یہ کام ... (از رسالہ قدسیہ)

۲۔ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ میری استاد ایک بلی تھی۔ ایک دن میں نے اسے دیکھا کہ چوہے کے بل پر اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کے بدن کے بال تک بھی نہ ہلتے تھے۔ میں نے تعجب کی نظر سے اسے دیکھا اچانک باہر سے آواز دی گئی کہ اے کم ہمت تو اپنے مقصود میں اس بلی سے کم نہیں لہذا تو اللہ تعالیٰ کی طلب میں بلی سے کم تر نہ بن۔ اس دن سے میں مراقبہ کرنے لگ گیا ہے

دانی کہ مرا یار چہ گفتہ است امروز جز ما بہ کسے در منگر دیدہ بدوز

یعنی تجھے خبر ہے کہ آج میرے دوست نے مجھے کیا کہا ہے؟ اس نے فرمایا ہے کہ میرے سوا کسی کی طرف نہ دیکھ صرف میری طرف متوجہ رہ اور دوسروں کی طرف دیکھنے سے آنکھیں بند کرلے۔ (ایضاً)

۱۳۔ طاعت سے جنت ملتی ہے اور طاعت کا خیال رکھنا قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ حضرات کامل مشائخ فرماتے ہیں کہ ابتداء میں اپنے باطن کو تصفیہ اور تزکیہ میں مشغول رہ کر صاف کرنا چاہیئے تاکہ دوامِ مراقبہ حاصل ہو جائے۔ خبردار ہر عمل صالح بجالاتے وقت آداب کا خیال رکھیں ع

ہر چہ گیرد علتی علت شود

(یعنی بیمار جو لیتا ہے، وہ بیماری ہی پیدا کرتا ہے)

اور طاعت میں جولاہے کے نقشہ اگر دے کم ہمت نہ ہونا چاہیئے۔ وہ بہت مدت میں دھاگوں کو پیوند کرنا سیکھتا ہے۔ اور دوسرے سب کاموں کا بھی یہی حال ہے لہذا طالبِ حق کو پوری جدوجہد اور کوشش کر کے "نفیِ خواطر" کرنی چاہیئے اور اسے جاننا چاہیئے کہ نفیِ خواطر کس طرح کی جائے۔ وہ یوں ہے کہ ابتداء میں سوائے نفیِ خواطر کے اور کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔

۱۴۔ ہمیشہ یادِ حق سبحانہ میں لگے رہیں تاکہ سب چیزوں سے زیادہ یہ شغل بڑھ جائے۔ حق سبحانہ سب سے زیادہ لطیف ہے جس شخص میں جتنی زیادہ لطافت ہوگی وہ اتنا ہی ذکرِ حق سبحانہ میں زیادہ مشغول ہوگا۔

۱۵۔ ہر سانس جو گزر رہا ہے وہ گویا ایک خزانہ ہے جو ہاتھ سے جا رہا ہے۔ اس حقیقت سے واقف ہونا چاہیئے حق تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ لہذا اس سے شرم کرنی چاہیئے اور اس سے غفلت نہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ (الاحزاب آیت ۴)

ترجمہ۔ اللہ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔ یعنی جسم کے اندر ایک ہی دل ہے۔ دو دل نہیں ہیں کہ ایک دل کو دنیا میں مشغول رکھا جائے۔ اور دوسرے کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھا جائے اس کے اندر تو ایک ہی دل ہے۔ اگر اس کو دنیا میں مشغول رکھو گے تو اللہ تعالیٰ سے بے بہرہ رہو گے۔ اور اگر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف لگائے رکھو گے تو دل کی اللہ تعالیٰ کی طرف

باقی صفحہ ۲۰ پر